کا قیام ہوا تو آپ نے خود کو مکمل طور پر دعوت وتبلیغ کے لیے وقف کردیا،اور تادم واپسیں اپنے عہد پر قائم رہے۔حضرت جی مولانا انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جماعت تبلیغ کے امور میں آپ کو مرکزیت حاصل رہی۔آپ کی سرپرستی میں جماعت تبلیغ کو بے مثال ترقی وعروج نصیب ہوا۔ہر چند کہ آپ کی سرپرستی کے دور میں تبلیغی جماعت کو بعض ناگفتہ بہ سانحوں اور بحرانوں سے گذرنا پڑا،لیکن مجموعی طور پر خیر غالب رہی،آپ نے دعوت وتبلیغ کے کام کو اکابر کے مزاج ومذاق پر رکھنے کی ہرممکن کوشش کی۔یہ بھی حقیقت ہے کہ اس عرصہ میں جماعتوں کا کام اندرون بیرون ممالک میں وسیع پیمانے پر پھیلا،اس وقت صورت حال یہ ہے کہ رائے ونڈ کے سالانہ اجتماع کو شرکاء کے اژدھام کی وجہ سے دوحصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؛اور مجمع اس قدر رہوتا ہے کہ شاید آئندہ چل کر اسے مزید تقسیم کرنا پڑے؛تاکہ انتظامات بسہولت ہوسکیں۔حضرت حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ کا جنازہ بھی تاریخی نوعیت کا رہا،بلامبالغہ بارہ تیرہ لاکھ افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی،کئی لاکھ کا مجمع ایسا تھا جو شدید ٹریفک جام کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت سے محروم رہا۔اس موقع پر جو بات دیکھنے میں آئی اور جسے صفحہ دل پر محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ کہ حضرت حاجی صاحب کی وفات کے بعد مرکز میں کسی قسم کی بدنظمی یا افراتفری دیکھنے میں نہیں آئی جو اکثر ایسے موقعوں پر ہوجایا کرتی ہے، بلکہ تعلیم وتبلیغ اور ذکروفکر کے حلقے پورے سکون ووقار کے ساتھ لگے رہے۔

رائے ونڈ میں وفات پانے والے دوسرے بزرگ حضرت مولانا محمد جمیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔آپ ۱۹۴۶ء میں خانپور میں پیدا ہوئے۔بچپن میں ہی قرآن مجید حفظ کیا۔نوعمری میں تبلیغ کے ساتھ وقت لگایا،اسی کی برکت سے عالم دین بنے،حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دورہ حدیث شریف کیا۔اگرچہ زمیندار گھرانہ تھا اور احوال بھی زمینوں کو سنبھالنے کے متقاضی تھے،مگر آپ کے دل میں دعوت کی جو تڑپ اور لگن موج زن ہوچکی تھی اس نے گھر میں بیٹھنے نہیں دیا،دعوت کا ذوق وشوق کشاں کشاں آپ کو رائے ونڈ لیے چلا آیا،اور پھر آپ یہیں کے ہورہے۔تقریبا بیس برس مرکز تبلیغ میں امامت فرمائی،درس وتدریس تعلیم وتبلیغ کا سلسلہ برابر جاری رہا۔سادہ منش،خوددار،شب زندہ دار اور امت کے غم خوار تھے۔آپ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے برسوں کے رفیق تھے۔حاجی صاحب کا انتقال ہوا تو آپ نے بھی دیر نہیں لگائی اور ایک ہفتے میں ہی حضرت حاجی صاحب کو آخرت کی رفاقت کے لیے جالیا۔اس وقت بھی رائے ونڈ میں جو گرامی قدر شخصیات موجود ہیں وہ یادگارِ وقت ہیں،اکثر تو...... ''کمر باندھے چلنے کو یاں سب تیار بیٹھے ہیں'' کا مصداق ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ اکابر؛امت کا سرمایہ اور خلاصہ ہیں۔ان کی بے لوث وبے ریا اور پرخلوص دعوتی محنت سے امت گراں بار ہے۔لاکھوں انسانوں کو راہ راست پر لانے،ان میں ایمان ویقین اور فکر آخرت پیدا کرنے کے لیے ان

اکابرامت کی محنتوں کا بدل نہیں دیا جاسکتا۔ان حضرات کے خلوص ،للّٰہیت ، ریاضتوں ،مجاہدوں،اورپیہم محنتوں سے بنجر زمینیں سیراب ہوئیں ،ویران دلوں کی کھیتیاں سرسبز ہوئیں،تبلیغ کے کام کو بے مثال عروج نصیب ہوا۔حقیقت یہ ہے کہ اکابر تبلیغ نے کسی بھی مالی اور دنیوی منفعت سے بالا ہوکر دین حق کی دعوت کواپنااوڑھنا بچھونا بنایا۔ان اکابر تبلیغ کی دوراول کی کارگذاریاں ملاحظہ کی جائیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یادتازہ ہوتی ہے۔انہوں نے اپنی جیب سے خرچ کرکے،موٹا جھوٹا پہن کر،اور روکھی سوکھی کھا کر......حتیٰ کہ فاقہ کشی کی نوبت کے باوجود قریہ قریہ بستی بستی ایمان ویقین ،اعتمادعلی اللہ،اورفکرآخرت کی دعوت عام کی۔ان کے گشت،ان کی چلت پھرت،اور چلوں نے معاشرے میں حقیقی دینی انقلاب پیدا کیا۔مسلسل محنت،اپنے عالی مقصد سے پیہم لگن کے باوجود کبھی صلہ وستائش کی تمنا کی اور نہ ہی شہرت ونمود کی خواہش ہوئی۔

محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ تبلیغی جماعت کے متعلق اپنا تاثر بیان فرماتے ہیں:

’’ان قافلوں کی دعوت انبیاء علیہم السلام کی دعوت سے بہت مشابہت رکھتی ہے اس کا انتظار نہیں کہ لوگ خود آئیں گے اوردین سیکھیں گے بازاروں میں چل پھرکراور گھر گھرلوگوں کے پاس پہنچ کر دعوت دی جاتی ہے۔زبان سے،حسن اخلاق سےاوراپنے طرز عمل سے دعوت دی جاتی ہے۔سر سے پیر تک اسلامی مجسمہ بن کر اسلام کا عملی نمونہ پیش کیا جاتا ہے،اس لیے اس کا اثر یقینی ہے۔آج امت تحریروتقریر کی محتاج نہیں،یہ بہت کچھ ہو چکا ،ضرورت عملی نمونہ پیش کرنے کی ہے۔فصاحت وبلاغت کا دریا امت بہا چکی ہے،آج صرف سادہ عملی دعوت کی ضرورت ہے،الحمدللہ تبلیغی جماعت اس پرعمل پیرا ہے۔‘‘(بصائر وعبر)

بلاشبہ اکابر تبلیغ کا یوں یکے بعد دیگرے اس دنیا سے رخصت ہوجانا امت کے لیے بہت بڑے خسارے کا باعث ہے۔صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے تعزیتی بیان میں بجافرمایا:

’’امیر تبلیغی جماعت حاجی عبدالوہاب رحمہ اللہ کا انتقال عالم اسلام کا عظیم صدمہ ہے۔ان کی دعوتی وتبلیغی خدمات عالم اسلام کے لیے سرمایہ اورمشعل راہ ہیں۔حاجی صاحب مرحوم کی خدمات سے اللہ تعالیٰ نے لاکھوں انسانوں کی زندگیوں میں دین عالی کی نسبت سے انقلاب برپا کیا۔امت کی زبوں حالی،اختلاف،اورعدم برداشت کے ماحول میں ان کی دردمندانہ دعائیں ہم سب کے لیے رحمت کا ذریعہ تھیں۔اب ہم اس سعادت سے محروم ہوگئے ہیں۔‘‘

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اخلاف کو اکابر کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اوردعوت وتبلیغ کے اس کام کام کو ہر طرح کے شرور وفتن سے محفوظ فرمائے،آمین یارب العالمین!